میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذوالحجہ ۱۳۸۸ — محرم ۱۳۸۹ھ
امان ۱۳۴۸ هش — مارچ ۱۹۶۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
غانا کے دو خدام کے ساتھ ۔ ان دونو دوستوں نے ربوہ
اور قادیان کے سالانہ جلسوں میں شرکت کی

Hazrat Khalifatul Masih III with two Ghanaian Members of the Community who Attended the Annual Conferences at Rabwah and Qadian.

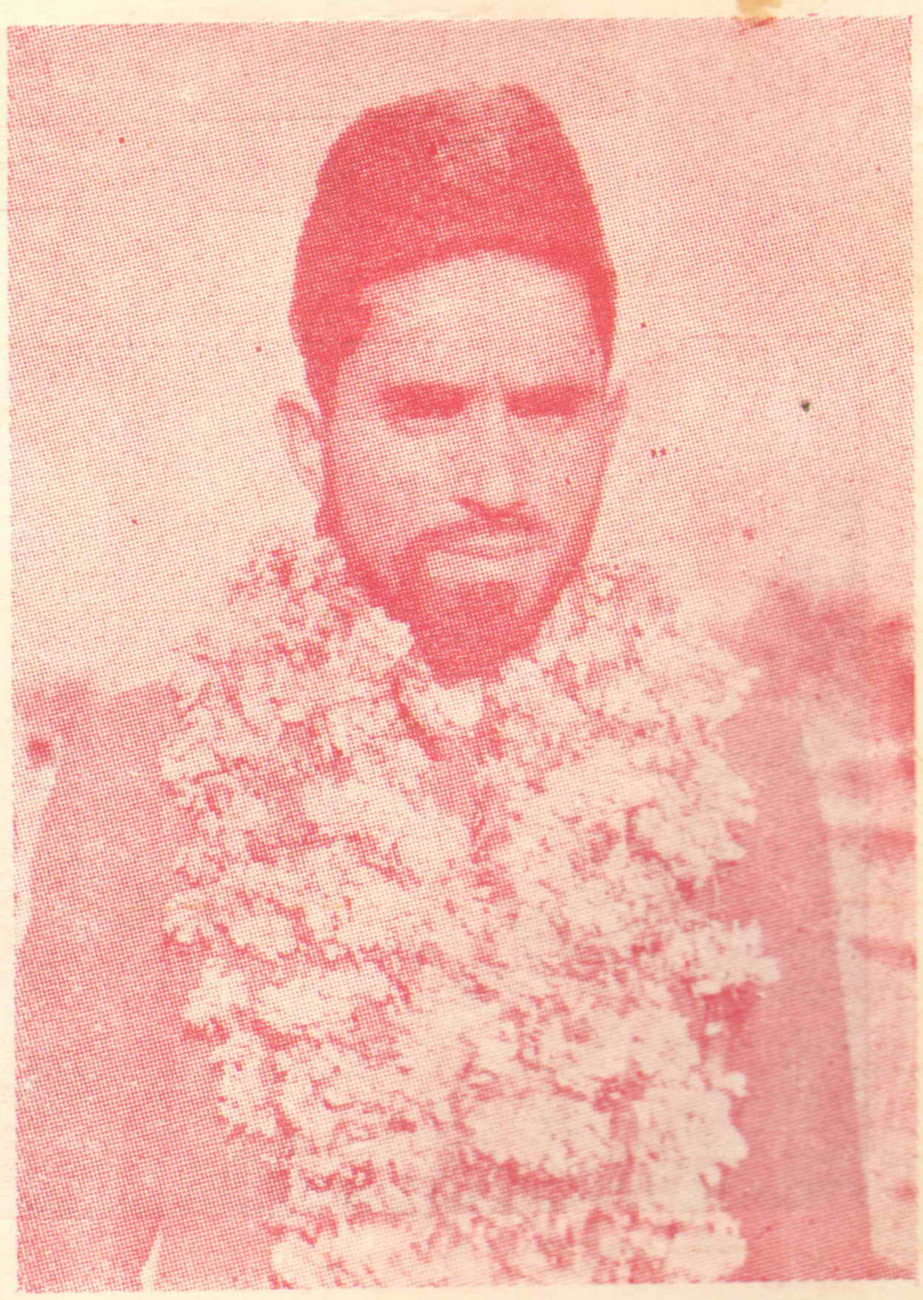

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاهد
آپ ربوہ سے ۲۳ جنوری کو
تنزانیہ کیلئے روانہ ہوئے

Maulvi Abdul Basit Shahid
He left Rabwah for Tanzania
on 23rd of January 1969.

ایڈیٹر
نسیم سیفی

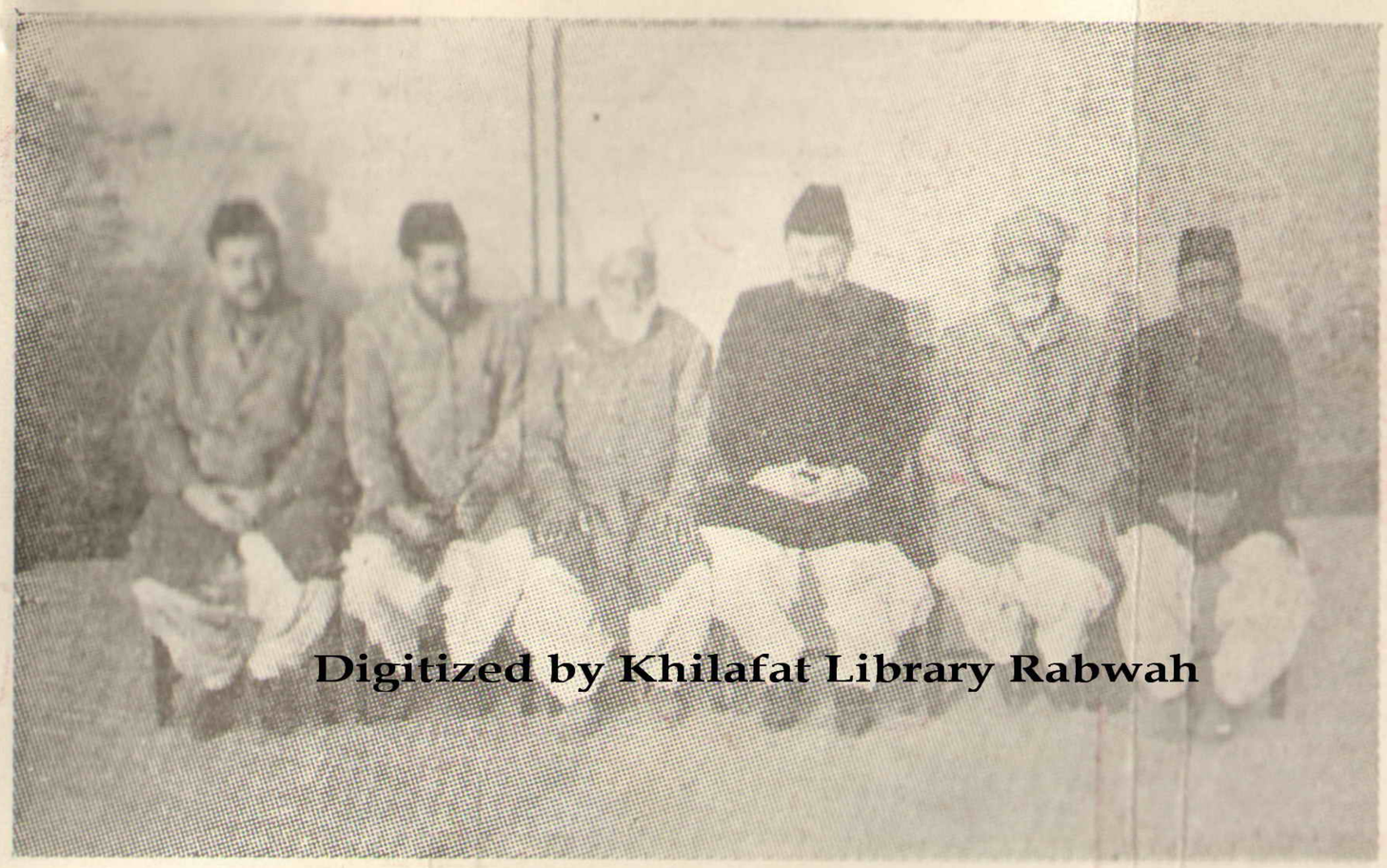

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے ساتھ۔
آپکی الودعی پارٹی کے موقع پر یہ تصاویر لی گئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

امان ۱۳۴۸ھ ش

(مارچ ۱۹۶۹ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:- دو روپے - فی پرچہ بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

ترتیب

- اداریہ ص۲
- مشرقِ بعید کا تبلیغی جائزہ ص۵
- اشارے (نظم) ص۲۰
- اشتہارات ص۲۱

پبلشر:- عبدالاطیف خان

مطبع:- خیار الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۳

احسان ۱۳۴۸ہش

(مارچ ۱۹۶۹ء)

اداریہ

اخلاق سُدھار

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو اُسے نماز کی طرف توجہ دلانی چاہیئے اور دس سال کا ہو جائے تو نماز کی ادائیگی کے لئے سختی بھی کی جائے۔ دیگر متعدد احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ بچّوں کو دینی تعلیم دینا والدین کے فرائض میں داخل ہے اور اس فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے ایک نہایت ہی مفید ذریعہ یہ ہے کہ بچّوں کو مسجد میں لے جایا جائے۔

عیسائیت نے تو کوئی ایسی تعلیم نہیں دی لیکن اسلام کے زرّیں اصولوں سے متاثر ہو کر یا از خود ایک لمبے عرصہ تک گھُپ اندھیرے میں ٹھوکریں کھانے کے بعد بعض عیسائیوں نے بھی اِس امر کی اہمیت کو سمجھکر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ میامی (امریکہ) کے ایک جج ـــــ تھامس۔ ای۔ لی ـــــ نے اپنی عدالت میں پیش ہونے والے مجرموں کو ایسی سزائیں دینی شروع کر دی ہیں جن کے نتیجہ میں مجرموں کو گرجے میں جاکر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً وہ سزا کا یوں اعلان کرتے ہیں"۔ اِس مجرم کو یہ سزا دی جاتی ہے کہ وہ ایک سال تک ہر ہفتہ گرجا میں جاکر عبادت میں شامل ہوا کرے یا اگر وہ ایسا نہ کرنا چاہے تو ـــــ ڈالر جرمانہ ادا کرے یا ـــــ عرصہ کے لئے جیل جائے۔

کہتے ہیں کہ بیس سال سے کم عمر والے ایک سو پچیس نوجوانوں کو جب ایسی سزائیں دی گئیں تو ان میں تقریباً

ہر ایک نے گرجا جا کر عبادت میں شمولیت کرنا منظور کر لیا۔

جج "لی" کا کہنا ہے کہ یہ سزائیں اخلاق سنوارنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان سزاؤں سے مزید استفادہ کرنے کے لئے اور یہ بھی معلوم کرنے کے لئے کہ کس مجرم نے کتنا فائدہ اٹھایا ہے وہ ہر مجرم سے کہتے ہیں کہ ہر ہفتہ وہ انہیں ایک خط لکھے جس میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہو کہ پادری نے کس موضوع پر تقریر کی اور اس تقریر نے اس پر کیا اثر کیا۔

جج "لی" یقیناً اپنے ماحول میں اور اپنے رنگ میں اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو بہتر اخلاقیات کے مالک ہونے کا رستہ سجھا رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اسلامی معیارِ اخلاق کے مطابق عیسائی نوجوان گرجے سے بھلا کیا حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس طریق کی ہم داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدلتی ہوئی عیسائیت

"روم میں رہائش پذیر ایک عیسائی امریکی عالم کا کہنا ہے کہ برتھ کنٹرول کا مسئلہ پوپ کے لئے ویت نام کا مسئلہ بن گیا ہے۔

لیکن پوپ کو اور بھی کئی جنگیں لڑنا ہیں۔ آج عیسائیت کا شاید ہی کوئی عقیدہ ہوگا جس کا یا تو بعض مذہبی عمائدین نے انکار نہ کر دیا ہو یا اس کی ایسی وضاحت نہ کر دی گئی ہو کہ اب اس کی بگڑی یا بدلی ہوئی شکل کو عقیدے کی پہلی شکل سے کوئی نسبت نہیں۔ بائبل کے بہت سے عالم اس بات کا اقرار کرتے ہیں ـــــ گو ان میں سے بعض صرف اپنی پرائیویٹ حیثیت میں ـــــ کہ حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا محض ایک استعارہ ہے نہ کہ جیتی جاگتی حقیقت۔ مذہبی عالم اب اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ یسوع مسیح کی الوہیت کی بجائے ان کی انسانیت کو پیش کیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ یہ بات کسی طرح بھی نہیں مان سکتے کہ خدا تعالیٰ نے مسیح کے جسم میں حلول کیا تھا۔" (ٹائم (امریکہ) ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء)

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر فاضل نائب وکیل التبشیر تحریک جدید انجمن احمدیہ سے صدر انجمن احمدیہ

میں منتقل ہو گئے ہیں۔ وہاں آپ ناظم قضاء کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیں گے۔

مکرم مولانا مبشر صاحب نے مرکزِ سلسلہ میں نائب وکیل التبشیر کے فرائض سنبھالنے سے قبل تقریباً پچیس سال تک غانا مغربی افریقہ میں مبلّغ اسلام کی حیثیت سے نہایت اہم خدمات سرانجام دی تھیں۔ آپ ۱۹۳۶ء میں مکرم نذیر احمد مبلّغ صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ مغربی افریقہ تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۳۷ء میں مکرم علی صاحب کے گولڈ کوسٹ (اب غانا) سے سیرالیون تشریف لے جانے پر وہاں کے مبلغ انچارج مقرر ہوئے تھے۔ آپ کے عہد امارت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا کی احمدیہ جماعت نے ہر جہت سے ترقی کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مؤرخہ ۸ تبلیغ ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۸ فروری ۱۹۶۹ء کو وکالتِ تبشیر کے کارکنوں نے مکرم مولانا مبشر صاحب کو تحریکِ جدید کے گیسٹ ہاؤس میں الوداعی پارٹی دی جس میں تبشیر کے جملہ سٹاف، تحریکِ جدید کے وکلاء و نائب وکلاء اور افسرانِ صیغہ جات نے شمولیت کی۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے بھی اپنی موجودگی سے اس پارٹی کو نوازا۔

پارٹی کے اختتام پر گروپ فوٹو لئے گئے۔ جن میں سے چند ایک اسی شمارہ میں پیش خدمت ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مکرم مولانا مبشر صاحب کو توفیق دے کہ اپنے نئے عہدۂ جلیلہ کی ذمہ داریوں کو احسن طریق پر نبھا سکیں اور اپنی بے لوث خدمات کی روایات کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کریں اور دربارِ خلافت میں بھی سرخروئی کے طرۂ امتیاز کے حقدار ثابت ہوں۔ آمین +

عید الاضحیہ

ہم اپنے تمام قارئین کرام اور ان کے رشتہ داروں اور دوستوں کی خدمت میں تہِ دل سے عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ عید الاضحیہ قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی طرف ہمیں بلاتی ہے اور ہمیں ہر سال یہ بات یاد دلاتی ہے کہ قربانیوں کے بغیر نہ تو انفرادی ترقی ممکن ہے اور نہ ہی جماعتی ترقی حسبِ خواہش حاصل ہو سکتی ہے۔ پس آئیے ہم اپنے قدم کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں اور سالِ رواں میں سالِ گزشتہ سے قربانی کے معیار کو مزید بلند کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم ارادہ کی تکمیل کی توفیق دے +

قسط نمبر ۲

مشرقِ بعید کا تبلیغی جائزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر

(برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء)

پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی اپنی کتاب From West to East میں لکھتے ہیں :-

"آج سے ایک سو سال قبل جب جاپانی رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ باقی دنیا سے الگ تھلگ رہنے کی پالیسی کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے اور مغربی تہذیب کے تمام پہلوؤں کو بغیر کسی تخصیص کے اپنا لینے میں ہی فائدہ ہے تو اس وقت بھی جاپانی اپنی روایتی روحانی اقدار کو ترک نہ کر سکے لیکن سوال یہ پیدا ہوا کہ وہ اپنے مشرکانہ مذہب یعنی شنٹو ازم اور بدھ ازم اور کنفیوشیزم کو کیا کریں۔ چنانچہ اس اس سوال کو حل کرنے کے لئے انہوں نے شنٹو ازم کی مذہبی رسوم اور کنفیوشیزم کی اخلاقی تعلیم کو ایک دوسرے میں ضم کر کے ایک نیا ضابطہ حیات تیار کر لیا۔ اس ضابطہ حیات میں بھی مرکزی نقطہ شہنشاہ کی پرستش تھی۔ پرانے زمانہ کی کہانیوں کو جن میں یہ بتایا جاتا تھا کہ جاپان دیوتاؤں کا ملک ہے اور یہ کہ اس پر کبھی کوئی قوم حملہ آور نہیں ہو سکتی اور کبھی نہ کبھی وہ دن ضرور آئے گا کہ جاپان باقی ساری دنیا پر حکومت کرے گا۔ ان تمام باتوں کو حکومتی عقیدہ کی حیثیت دے دی گئی۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۰ء تک کے زمانہ میں جاپانی فوجیوں کو یہ عقیدہ بڑا پسند تھا۔ اور پرل ہاربر پر حملہ کے ایک دو سال بعد تک پرانے زمانہ کی تمام کہانیاں درست ثابت ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ لیکن اس فوجی فتح کا انتہائی شکست میں تبدیل ہو جانا جاپانیوں کے لئے ایک ایسا دھکا ثابت ہوا کہ جو موجودہ زمانہ میں کسی اور قوم کو نہیں

لگا۔ حقائق نے پرانی کہانیوں کی
تردید کر دی۔ جاپان کی طاقت نے
اپنے سے ایک بڑی طاقت سے ٹکر
لے لی تھی اور اس کے نتیجہ میں جاپان
اپنی طاقت کھو بیٹھا تھا۔ شہنشاہ
نے بذاتِ خود اپنی رعایا میں اعلان
کر دیا کہ اُسے خدائی سے کوئی تعلق
نہیں یعنی وہ دیوتا نہ تھا۔ چند ہی
روز میں ذہنی رجحانات کی دنیا ہوا
ہو کر اُڑ گئی۔ اس کا بدل کیا تھا؟
یا کیا ہوگا؟ یہ ہے وہ رُوحانی مشکل
جو آج جاپانیوں کو درپیش ہے۔"

شہنشاہ کے اِس اعلان نے کہ وہ خدا یا خدائی کا
مظہر نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک
زبردست پیشگوئی کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح
ظاہر کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں
سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک
ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں
کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا
مُنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن
میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ
نہیں۔ اے جزائر کے رہنے والو کوئی
مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔
مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور
آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۶)

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے وقت سے لے کر
۱۹۴۵ء تک صرف جاپان ہی جزائر کا ایک ایسا
مجموعہ تھا جس کا سر براہ خدا مانا جاتا تھا گویا دنیا میں
صرف اور صرف جاپان ہی کا شہنشاہ مصنوعی خدا تھا اور
خود اس مصنوعی خدا نے مصیبت کے وقت میں نہ صرف
یہ اعلان کر دیا کہ وہ بیکس اور بے بس تھا اور کسی
کی مدد نہ کر سکتا تھا بلکہ یہ بھی اعلان کر دیا کہ اب سے
اسے کوئی شخص خدا نہ مانے۔

جاپان میں مذہبی رُجحانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپانیوں کے متعلق یہ خیال کہ ان کی اکثریت
بیک وقت بدھ ازم، کنفیوشیزم اور شنٹو ازم
کو اپناتی ہے کم از کم اس بات کو تو ظاہر کرتی ہے
کہ وہ اپنی روحانی اور جسمانی زندگی کی بہتری
کے لئے جو کچھ جہاں سے ملے لینے کے لئے تیار
ہیں۔ ان کے فرقوں کی کثرت سے بھی یہ اندازہ
لگایا جا سکتا ہے کہ وہ رُوحانی تشنگی محسوس کرتے
ہیں اور ہمیشہ اس تلاش میں رہتے ہیں کہ یہ تشنگی کیسے
اور کہاں سے بجھے گی؟ جاپان میں ایک فرقہ جس کا
نام ٹینری (Tenri) ہے کے معتقدات میں
توحید کی کچھ جھلک نظر آتی ہے۔ اِس فرقہ کے نام
کے معنی ہیں "آسمان کا مذہب"۔ ٹائن بی کا کہنا ہے

کہ چونکہ یہ عقیدہ عیسائیت کے عقیدۂ الوہیت سے مشابہت رکھتا ہے اس لئے یہ فرقہ عیسائیت سے متاثر معلوم دیتا ہے۔ لیکن یہ بات حقیقت سے کوسوں دُور ہے کیونکہ عیسائیت تو تین خداؤں کی تعلیم دیتی ہے۔ خدا کی وحدانیت کی تعلیم تو اسلام کا خاصہ ہے۔ اس لئے اگر کچھ کہا جا سکتا ہے تو یہ کہ ٹینری فرقہ کا یہ عقیدہ کسی حد تک اسلامی عقیدے سے مشابہ ہے اور عیسائیت سے اسے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

عیسائیت کی کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ ازم اور کنفیوشیزم تو چھٹی صدی عیسوی میں جاپان پہنچ گئے تھے لیکن عیسائیت سولہویں صدی میں جاپان پہنچی۔ اور ایک سو سال سے کم عرصہ وہاں رہ کر ملک بدر کر دی گئی اور پھر اس کے بعد انیسویں صدی میں دوبارہ عیسائیت کو جاپان میں جانے کا موقع ملا۔ عیسائیوں کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق پہلی دفعہ جب عیسائیت کی جاپان میں تبلیغ ہوئی تو تقریباً ایک سو سال کے عرصہ میں دو لاکھ کے قریب لوگ اس سے وابستہ ہوئے۔ کئی وجوہات کی بنا پر یہ اندازہ درست ثابت نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی پادریوں نے تبلیغ سے زیادہ سیاسی ریشہ دوانیوں میں حصہ لیا اور ملکی معاملات میں اس طرح دخل اندازی شروع کی۔ اس کے نتیجہ میں ہڈے یوشی (Hide Yoshi) نے پادریوں پر بعض کڑی پابندیاں لگا دیں۔ چنانچہ ان پابندیوں سے مجبور ہو کر پادریوں کو ملک چھوڑنا پڑا۔ ۱۶۳۷ء کی ملکی بغاوت کے بعد پادریوں کے داخلے اور اُن کی حرکات پر مزید پابندیاں لگا دی گئیں اور اس طرح عیسائیت کی تبلیغ کا خاتمہ ہوا۔ انیسویں صدی میں ایک امریکن مندوب Commodore Perry نے جاپان کی حکومت سے بعض تجارتی مراعات کی درخواست کی جن پر غور و فکر کرنے کے بعد حکومت نے یہ مراعات دینا منظور کر لیا۔ امریکہ کے ساتھ روس، انگلستان، فرانس اور ہالینڈ کو بھی تجارتی مراعات مل گئیں۔ تاجروں نے ان مراعات سے جو فائدہ اُٹھانا تھا وہ اٹھایا ہی لیکن پادریوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور بلا تاخیر اپنے مشن کھولنے شروع کر دیئے۔ سب سے پہلے پروٹسٹنٹ فرقہ نے ۱۸۵۹ء میں اپنا مشن جاری کیا۔ اس کے چند سال بعد جب جاگیرداری کا نظام ڈھیلا پڑنا شروع ہوا تو مختلف ملکی اصلاحات کے ساتھ ساتھ یہ تبدیلی بھی ہوئی کہ عیسائیت کی تبلیغ کی عام اجازت ہو گئی اور ۱۸۷۳ء میں عیسائی مشنوں کو سکول جاری کرنے اور لٹریچر چھاپنے کی بھی اجازت مل گئی۔ یہ اجازت ملتے ہی نیا عہد نامہ اور پرانا عہد نامہ ترجمہ کر کے چھاپنے کے انتظامات شروع کر دیئے گئے چنانچہ ۱۸۷۹ء میں نیا عہد نامہ اور ۱۸۸۶ء میں پرانا عہد نامہ چھپ کر تیار ہو گیا۔ ۱۸۸۵ء سے ۱۸۸۹ء تک یورپ کی تقلید کا زور رہا اور زندگی کے مختلف شعبوں میں متعدد تبدیلیاں ہوئیں۔ انہی ایام میں عیسائیت کی تبلیغ بھی پہلے سے زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوئی۔ اگرچہ اس وقت تک تبلیغ کی اجازت تو تھی لیکن اس سلسلہ میں ملکی قانون

کی کوئی ایسی شق نہ تھی جس کے تحت اس اجازت کی حفاظت کی جاسکے۔ ۱۸۸۹ء میں ملکی قانون میں مذہبی آزادی کی شق کو داخل کر لیا گیا۔ جو اعداد و شمار میسر آسکے ہیں ان کی رُو سے جاپان میں تقریباً ۱۵۲۱ گرجے ہیں اور تین لاکھ اٹھارہ ہزار عیسائی۔ یہ اعداد و شمار خود عیسائیوں کے شائع کردہ ہیں مگر درست معلوم نہیں دیتے۔ بہرحال اعداد و شمار چاہے کچھ بھی ظاہر کئے جائیں یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ جاپان میں عیسائیت کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔

رُوحانی تشنگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وطن پرستی کے جذبہ کے تحت جاپانی یقیناً کسی ایسے مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے جو انہیں کسی بڑی بیرونی طاقت کا زیرِ نگیں بنا دے اور نہ ہی وہ کسی ایسے مذہب کو مان سکتے ہیں جو زندگی کے مختلف شعبوں کے مسائل حل کرنے سے قاصر ہو۔

پروفیسر ٹائن بی عیسائیت کی اشاعت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ جاپانی لوگ کوئی بڑی تعداد میں عیسائیت قبول کریں گے۔"

نیز وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"جاپان میں موجودہ مذہبی خلاء ممکن ہے کافی دیر تک جاری رہے لیکن جاپانیوں نے روحانی زندگی کی خوراک کی کوئی ایسی تلاش شروع کر رکھی ہے۔"

تلاش واقعی جاری ہے، تشنگی پہلے سے بہت بڑھ چکی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آن پہنچا ہے کہ وہ منزل سے جلد ہمکنار ہو جائیں۔ اور یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کو اس ملک میں قائم کریں۔ یہ عجیب بات ہے کہ اسلام عرب سے چل کر چین تک تو پہنچا لیکن اس کے پہلو میں بسنے والوں یعنی جاپانیوں تک اسلامی تعلیم اب تک نہ پہنچ سکی۔ اور جہاں تک تاریخ سے معلوم ہوتا ہے ابتداء سے لیکر اب تک شرک کی تعلیم جاری رہی۔ یہ اس لئے ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدا کردہ جماعت کے ذریعہ اس ملک میں بھی توحیدِ خالص کی تبلیغ ہو۔

جاپان میں تبلیغ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے چند ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاپان میں تبلیغِ اسلام کے متعلق ۱۹۰۵ء میں بعض اصولی ہدایات فرمائی ہیں۔ اب جبکہ جاپان میں باقاعدہ مشن کھولنے کا فیصلہ ہو چکا ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جماعت ان ہدایات کی روشنی میں عملی قدم اٹھانے کے لئے تیار رہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ:۔

"جاپان میں اشاعتِ اسلام کے لئے ایک ایسی جامع کتاب تیار کی جائے جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر

درج کی جائے اور یہ کتاب ایسی ہو
کہ اس میں اسلام کی مکمل تصویر ہو۔ پھر
اس کتاب میں تمام اصول و فروع
اور اخلاقی حالت کا بھی ذکر ہونا
چاہیئے۔ یہ مستند کتاب ہو جسے پڑھ کر
وہ لوگ دوسری کتاب کے محتاج
نہ رہیں۔

(۲) کتاب کے ترجمہ کے لئے
فصیح و بلیغ جاپانی کی خدمات حاصل
کی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) اس مشن کے اخراجات کو پورا کرنے
کے لیے حضور علیہ السلام نے رہنمائی بھی فرمائی ہے۔
حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہاں اشاعت اسلام کے لئے
روپیہ کی ضرورت ہے اور اس پر
اگر وہ روپیہ جو بینکوں کے سود
سے آتا ہے خرچ کیا جائے تو
جائز ہے کیونکہ وہ خالص خدا کیلئے
ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے وہ حرام نہیں
ہے۔ جیسے میں نے بھی کہا ہے کہ کسی
بینک کا سکہ یا روپیہ ہو وہ جہاد میں خرچ
کرنا جائز ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ
بلا تکلف سمجھ میں آجاتی ہیں کیونکہ باطل
صاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام
کیا ہے لیکن یاں ہمہ فرماتا ہے جب
اضطراری حالت میں محض اپنی جان بچانے
کی خاطر سؤر کا کھانا جائز ہے تو کیا ایسی
حالت میں کہ اسلام کی حالت بہت ضعیف
ہو گئی ہے اور اس کی جان پر آبنی ہے
اس کی جان بچانے کے لئے محض اعلائے
کلمۂ اسلام کے لئے سود کا روپیہ
خرچ نہیں ہو سکتا؟ میرے نزدیک
یقیناً ہو سکتا ہے اور خرچ کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۳)

۱۹۰۵ء میں ایک دوست نے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی خدمت میں جاپان میں تبلیغ اسلام کے متعلق
ذکر کیا جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس ملک
میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو
خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔ اب
آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے
انتظار میں ہیں۔ ہاں سب سے زیادہ
ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں اپنی جماعت
کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ
دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں
تو سارا رہو ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا
برباد ہو جائے اگر تم دکھے ٹوٹوں
کی طرح ہو گے تو خدا تم میں اور دشمن میں
کچھ فرق نہ کرے گا اور اگر تم خود اپنے
اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر

خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھے گا۔
عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے
مطابق چلے۔ ایسا انسان اگر ایک بھی
ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا
ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔
لیکن اگر ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ تو ایسا
انسان منافق ہے اور منافق کافر سے
بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔
مجھے سب سے زیادہ خوف اس بات کا
ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں
اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار
صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔ اگر
ہم اپنے آپ کو درست نہ کریں گے تو
ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے۔"

(اخبار البدر ۲۹ جون ۱۹۰۵ء)

اب میں بعض ان ممالک کا ذکر کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ مشن قائم ہیں اور نہایت فعّال اور مخلص جماعتیں ہیں اور حتی الوسع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں میں عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ ممالک ملیشیا، سنگاپور اور انڈونیشیا کے ملک ہیں۔ ملیشیا جو انگریزی عملداری میں سنگاپور اور لایا پر مشتمل تھا اب وہ خود مختار ملک ہو چکے ہیں۔ اس تقسیم کے بعد سے سنگاپور علیحدہ مشن ہے اور ملیشیا علیحدہ۔

سنگاپور کی احمدی جماعتیں

سب سے اوّل سنگاپور میں جماعت قائم ہوئی اور اس کے بعد جیرام کے قصبہ میں جو اب ملیشیا کا حصہ ہے۔ سنگاپور میں جماعت ۱۹۲۵ء سے قائم ہے اور جیرام میں جو ریاست سیلانگور میں ہے ۱۹۵۰ء میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ اس سفر میں مجھے کوالالمپور، کیلانگ اور جیرام جانے کا اتفاق ہوا۔ اور تینوں جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص جماعتیں موجود ہیں۔

انڈونیشیا کا دورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان ممالک کے دورہ کے بعد انڈونیشیا کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ انڈونیشیا میں جاوا اور سماٹرا کے علاوہ بعض اور جزائر میں بھی جماعتیں ہیں اور یہ سب حتی الوسع تبلیغ اور تربیت کے کام میں مشغول رہتی ہیں۔ ملیشیا اور انڈونیشیا میں بعض مذہبی اور سیاسی لیڈروں سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ میں ان میں سے دو کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر محمد حتی صاحب ہیں جنہوں نے تحریک آزادی میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں اور جب انڈونیشیا کو آزادی ملی تو ڈاکٹر صاحب موصوف حکومتِ انڈونیشیا کے نائب پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور اس عہدہ پر چند سال کام کرتے رہے لیکن ڈاکٹر سکارنو صاحب سے بعض اختلافات کی وجہ سے یہ حکومت سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ علمی آدمی ہیں اور مذہب میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کا لٹریچر بھی شوق سے پڑھتے ہیں۔ ملاقات کے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا کہ ہماری جماعت کی طرف سے شائع کردہ تفسیرِ قرآن انگریزی کی ان کے

پاس ایک جلد کے سوا سب جلدیں موجود ہیں اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کو یہ جلد بھی اگر ہو سکے تو بھجوا دی جائے۔ ربوہ واپس آتے ہی ان کو یہ جلد بھجوا دی گئی تھی جو اُن کو پہنچ چکی ہے اور اس کی رسید گی کی اطلاع بھی اُن کی طرف سے مجھے مل گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت کی علمی خدمات کے بھی معترف ہیں اور بہت شوق سے تفسیر کا مطالعہ کرتے ہیں جس کا خود انہوں نے ذکر کیا۔

دوسرے لیڈر جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ جنرل ناسوتین صاحب ہیں جو انڈونیشیا کی قانون ساز اسمبلی کے صدر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ملک کے اندر ان کا بہت اثر ہے۔ ان سے ملاقات کے دوران انڈونیشیا میں کمیونسٹ پارٹی کی کوششوں اور اثر کا بھی ذکر ہوا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایسے قوانین وضع کر دیئے ہیں کہ اب کمیونزم کو اس ملک میں پنپنے کا موقع نہیں ملے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ درست ہے لیکن یہ اصل علاج نہیں۔ قوانین سے ظاہر میں تو یہ لوگ دب جائیں گے لیکن دل کے خیالات کو قوانین نہیں بدلا کرتے۔ کمیونزم ایک Ideology ہے اور اس کا توڑ اور اس کا مقابلہ تو ایک بہتر Ideology ہی کر سکتی ہے اور وہ اسلام ہے۔ اگر صحیح اسلامی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ کمیونزم سے بیزار نہ ہو جائیں اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری جماعت اس بارہ میں پورے تعاون کے لئے تیار ہے اور ہم ایسا لٹریچر مہیا کر سکتے ہیں جو اس زہر کا تریاق ہے۔

اور بھی بعض لیڈروں سے ملاقاتیں ہوئیں لیکن جن دو کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اس غرض سے ہے کہ جماعتی لحاظ سے یہ دونو جماعت کی دلچسپی کا موجب ہونگی۔

ملاقاتوں کے علاوہ پریس اور ٹیلیویژن کے ذریعہ جماعت کے خیالات اور تعلیم پہنچانے کا بھی موقع ملا۔ بانڈونگ میں جو جاوا کا ایک مشہور شہر ہے پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے معتقدات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ، جماعت کی اسلامی خدمات اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے اسلامی مشنز کے متعلق تفاصیل بیان کی گئیں۔ پریس کے نمائندوں نے متعدد سوالات بھی کئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ آپ ۱۹۶۲ء میں انڈونیشیا آئے تھے اُس وقت سے لے کر اب تک کے عرصہ میں آپ کو انڈونیشیا میں مذہبی رواداری میں کچھ فرق لگا ہے یا نہیں؟ میں نے جواب میں کہا کہ یقیناً فرق لگا ہے اور اس کا ایک ثبوت تو آپ لوگ ہیں جو پریس کے نمائندے ہیں اور اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں کیونکہ ۱۹۶۲ء میں کوئی پریس کانفرنس منعقد نہیں کی جا سکتی تھی۔ بعض اخبارات نے اس پریس کانفرنس کو شائع کیا اور اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا پیغام بہت سے لوگوں تک پہنچا۔

ٹیلی ویژن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ پہلا موقع تھا کہ انڈونیشیا کے ٹیلی ویژن پر جماعت کی کسی تقریب کو ٹیلی وائز کیا گیا۔ جماعتہائے احمدیہ

انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو جاکرتہ میں منعقد ہوا۔ ۲۳ تاریخ کی شام کو جماعت کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا جس میں بعض غیر ملکی سفارتی نمائندے اور دوسرے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب پر ایڈریس کے بعد میری انگریزی میں تقریر تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور تعلیم نیز جماعت احمدیہ کی مختلف ممالک میں تبلیغی کوششوں کا اختصار سے ذکر تھا۔ اس تقریب کو ٹیلی ویژن کے محکمہ نے ریکارڈ کیا۔ تقریر کے بعد اسی ہال میں اس موقع پر بعض دوستوں نے بیعت کی اور بیعت کا یہ نظارہ بھی ٹیلی ویژن والوں نے ریکارڈ کیا اور یہ ساری فلم ۲۴ تاریخ کی شام کو ۸ بجے "اس ہفتہ کے اہم واقعات" کے پروگرام کے تحت ٹیلی وائز کی گئی۔ ٹیلی ویژن پر جب یہ الفاظ کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ۔

نیز یہ الفاظ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ نیز یہ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا بیعت کے نظارہ کے ساتھ گونج رہے ہوں گے تو آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ان ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں تک جنہوں نے یہ پروگرام دیکھا ایک نہایت مؤثر رنگ میں احمدیت کی تعلیم اور معتقدات پہنچے اور اس طرح بہت سے دلوں سے ان غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہوئے جو معاندین کی طرف سے ہمارے خلاف پھیلائی جاتی ہیں۔

اس کے بعد ۲۹ اکتوبر کو دوبارہ یہی پروگرام "گزشتہ ہفتہ کے اہم واقعات" کے پروگرام کے تحت نشر کیا گیا۔ اس مرتبہ پہلے پروگرام کی نسبت زیادہ دیر تک میری تقریر کا حصہ دکھایا گیا جس کے ساتھ اناؤنسر کی طرف سے یہ ریمارکس تھے کہ:-

"۲۳ اکتوبر کو جماعت احمدیہ کی Reception میں وکیل التبشیر نے علاوہ اور امور کے یہ بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کے بانی نے قرآن کریم سے یہ ثابت کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اپنے وقت پر دنیا کی ہر قوم میں اپنے نبی اور پیغمبر مبعوث فرماتا رہا ہے اور ایسے فرستادہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے بھلائی کا پیغام لاتے رہے ہیں۔ پس اسلام نے یہ نکتہ پیش کر کے دنیا میں ایک بین الاقوامی اخوت قائم کی ہے اور مختلف انبیاء کی عزت و احترام کو قائم کر کے ایک انٹرنیشنل امن کی بنیاد رکھی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جھگڑے کئے جائیں اور فسادات کئے جائیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکیل التبشیر نے مزید کہا کہ :-
"اسلام مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔"

مخلص احمدی جماعتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں قیام کے دوران جاکوتہ کے علاوہ بعض اور شہروں کے دورہ کا بھی موقع ملا۔ جن میں بوگر، چی آنجور، بانڈونگ، گاروت، وانہ سگرا، سنگاپرنا اور تاسک ملایا کی جماعتیں شامل ہیں۔ سنگاپرنا کی جماعت ڈسٹرکٹ تاسک ملایا کی ابتدائی جماعت ہے۔ یہاں کے احمدی احباب کو قبولِ حق کے بعد شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا اور ان کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ جاپانی حکومت کے دور میں علماء کی طرف سے جاپانی حکام کو متواتر شکایات پہنچائی گئیں کہ یہ لوگ انگریزوں کے جاسوس ہیں اور اس علاقہ میں ایک منظم سازش کے ذریعہ بغاوت کروانے کا پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ اس بناء پر جاپانی حکومت نے سنگاپرنا اور تاسک ملایا کے چیدہ چیدہ احمدی احباب اور مبلغینِ جماعت کو جو اس علاقہ میں کام کر رہے تھے یعنی ملک عزیز احمد صاحب مرحوم اور مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری کو قید کر لیا۔ اور بانڈونگ کے اس جاپانی قید خانہ میں ڈالا گیا جس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو شخص بھی وہاں قید کیا گیا وہ ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہو گیا۔ اس قید خانہ میں جو مظالم ڈھائے جاتے تھے ان کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے مسیح کے یہ غلام باوجود ان سب مصائب کے خیر و عافیت کے ساتھ اس قید خانہ سے رہا کئے گئے۔ اس کے بعد بھی عوام کی طرف سے بائیکاٹ اور دیگر مختلف مصائب اور تکالیف کا سلسلہ برابر جاری رکھا گیا۔ لیکن یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص اور قربانی میں برابر ترقی کرتی رہی۔ اس جماعت کے اکثر احباب موصی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باعزت اور وافر رزق سے حصہ عطا فرمایا ہے۔

اسی طرح وانا سگرا جو ڈسٹرکٹ تاسک ملایا کا ایک موضع ہے اور جس کی اکثریت احمدی ہے اس جماعت کے افراد کو بھی محض احمدیت کے باعث متواتر مظالم کا نشانہ بننا پڑا۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۰ء تک یہ گاؤں دارالاسلام والوں کے مظالم کا تختۂ مشق بنا رہا (یاد رہے کہ دارالاسلام کی تحریک وہ تھی جو اسلام کے نام پر قتل و غارت اور لوٹ مار کو عین اسلام سمجھتی تھی)۔ دو مرتبہ اس گاؤں کو جلایا گیا، متعدد بار ان کے اموال لوٹ کر انہیں خالی ہاتھ گاؤں چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ مالی نقصان کے علاوہ یہاں جماعت کو جانی قربانیاں بھی دینی پڑیں مگر یہ مخلص جماعت پورے عزم اور استقلال اور صبر سے ہر مصیبت کا مقابلہ کرتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں ان کے ایمان اور اخلاص میں بے حد ترقی عطا فرمائی وہاں ان کو دنیاوی رنگ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رکھا۔ اسی طرح چی آنجور کے نواحی علاقہ میں بھی دارالاسلام والوں نے محض احمدیت کی وجہ سے احمدیوں کو شہید کیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے پائے استقلال میں کبھی کوئی ڈگمگاہٹ پیدا نہیں ہوئی۔

اس دورہ کے موقع پر تقریباً ۲۷ افراد نے احمدیت

قبول کی۔ بیعت کرنے والوں میں سے دو تین کا ضمناً ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بانڈونگ میں پریس کانفرنس کے موقع پر جو ایک دوست کے گھر پر منعقد کی گئی تھی ایک عیسائی دوست نے بیعت کی۔ یہ چند ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے لیکن مسلمان ہونے پر ابھی یہ آمادہ نہ تھے۔ لیکن اس موقع پر پریس کانفرنس کے معاً بعد انہوں نے خواہش کی کہ میری ابھی بیعت لے لی جائے چنانچہ ان کی بیعت لی گئی اور مزید اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ پریس کے جملہ نمائندگان نے بھی بیعت کا نظارہ دیکھا اور بیعت کے الفاظ سُنے۔ دوسرا بیعت کا واقعہ جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ بانڈونگ میں ایک بڑے تاجر کی بیعت کا واقعہ ہے۔ اُن کے ایک لڑکے اور اُن کی بیوی نے تین ماہ قبل بیعت کی تھی لیکن یہ صاحب ابھی مائل نہ تھے۔ بانڈونگ میں جمعہ کا خطبہ مَیں نے دیا جس میں یہ موجود تھے۔ جمعہ کے بعد مجھ سے ملے تو مَیں نے ان سے عرض کی کہ آپ دعا اور استخارہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو انشراح عطا فرمائے گا۔ چنانچہ دوسرے ہی روز انہوں نے بیعت کرنے کی خواہش کی اور ان کی بیعت لی گئی۔ یہ صاحب بااثر ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ جو اس سے قبل احمدی ہو چکی تھیں جنرل امیر محمود کی اہلیہ کی بہن ہیں اور ان کی بیعت کی وجہ سے جنرل صاحب کے رویہ میں بھی خوشگوار تبدیلی نظر آتی ہے۔ تیسرا بیعت کا واقعہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ مرتولو صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا ہے۔ مرتولو صاحب گزشتہ چند سال سے احمدی ہیں اور اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں۔ بہت مخلص دوست ہیں لیکن ان کی اہلیہ صاحبہ نہ صرف یہ کہ احمدی نہ ہوئیں بلکہ وہ احمدیت کے متعلق کوئی بات سُننے کے لئے بھی تیار نہ تھیں اور اس بات کا ان کے شوہر محترم پر بہت اثر تھا کیونکہ ان کی بیوی کا رویہ معاندانہ اور متعصبانہ تھا اور اس طرح وہ سمجھتے تھے کہ اس وجہ سے وہ جماعت کی بہت سی خدمات سے محروم رہتے ہیں۔ امسال جب مرکزی عہدیدارانِ اعلیٰ کے انتخابات ہوئے تو مسٹر مرتولو صاحب جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ مَیں جب جاکرتہ پہنچا تو مَیں نے مرتولو صاحب سے پوچھا کہ اب آپ کی بیگم کا احمدیت کے متعلق کیا رویہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اُسی طرح کی سختی ہے اور وہ اس طرف بالکل مائل نہیں۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ آپ فکر نہ کریں مَیں بھی حسبِ توفیق دُعا کروں گا آپ بھی دُعا کریں مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دَورہ کے دَوران ہی ان کو بیعت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

باہر کی جماعتوں کے دَوروں کے بعد جب مَیں جاکرتہ واپس آیا تو اگلے دن رات کے کھانے کی دعوت مرتولو صاحب کے ہاں تھی۔ وہ صبح مجھے ملنے آئے اور آتے ہی کہا کہ میری بیوی نے از خود بیعت کی خواہش کی ہے اس شرط پر کہ آپ آج شام جب کھانے پر آئیں گے تو وہاں اُن کی اور بچوں کی بیعت لے لیں۔ مرتولو صاحب کے چہرہ پر اس قدر خوشی اور طمانیت کے آثار تھے کہ ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

مومنانہ اخوت کے ایمان افروز واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل

ہوگر وہ ہزاروں ہزار انعام اور افضال جو ہر احمدی
اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے ان میں سے ایک بڑی
نعمت وہ نعمت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں
وَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ یہ اخوت و محبت اللہ تعالیٰ
کے خاص انعاموں میں سے ایک انعام ہے اور یہ وہ
چیز ہے جو غیروں پر بھی بلکہ شدید معاندین پر بھی اثر کئے بغیر
نہیں رہ سکتی۔ اِس ضمن میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا
ہوں۔ بوگرا کی جماعت میں ایک نوجوان نے چند سال قبل
بیعت کی تھی۔ یہ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان ہے۔
بہت ہی چھوٹی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ سعادت
نصیب کی۔ اس نے اپنے ایک چھوٹے بھائی کو بھی جو
ابھی میڈیکل کالج کی دوسری کلاس میں ہے احمدی کر لیا
ہے اور یہ نوجوان بھی بہت مخلص ہے لیکن اُن کے
والدین شدید معاند ہیں۔ مجھے اس امر کا علم بعد میں ہوا۔
یہ نوجوان مجھے جاکرتہ میں ملے اور کہا کہ آپ جب بوگرا
آئیں گے تو چند منٹ کے لئے ہمارے گھر بھی ضرور
آئیں۔ مَیں نے اُن سے وعدہ کر لیا۔ گو مجھے اُس وقت
اِن تفاصیل کا علم نہ تھا جو مَیں بیان کر رہا ہوں۔ جب
مَیں اُن کے گھر پہنچا تو ملاقات کے کمرہ میں اُن کے
والد اور والدہ اور بہن بھائی بھی موجود تھے۔ میرے
ساتھ ہی کرسی پر اُن کے والد بیٹھ گئے۔ مَیں نے اُن
سے کہا مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے کیونکہ
آپ کے دو بچے میرے احمدی بھائی ہیں اور طبعاً مجھے
ان سے محبت ہے۔ تو وہ فوراً کہنے لگے کہ مجھے تو بڑی
تکلیف ہے کہ میرے یہ بچے ضائع ہو گئے۔ اتنے میں یہ
نوجوان کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ مَیں چند
الفاظ میں ایڈریس دینا چاہتا ہوں۔ یہ انگریزی زبان
میں لکھا ہوا تھا اور اس کا مضمون یہ تھا کہ محض اللہ تعالیٰ
کے فضل سے مجھے احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی ہے
لیکن میرے والدین اب تک اس سے محروم ہیں اور اس
وجہ سے میرا دل سخت دُکھی ہے اور مَیں شدید کرب میں
ہوں۔ یہ ایڈریس پڑھتے ہوئے سارا وقت اس نوجوان کی
آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار بہہ رہی تھی۔ انہوں نے
ایڈریس ختم کیا اور مجھ سے خواہش کی کہ آپ بھی کچھ کہیں۔
مَیں بولنے ہی لگا تھا کہ اُن کے والد مجھ سے مخاطب
ہو کر کہنے لگے کہ آپ ذرا ٹھہریں اور وہ اُٹھ کر دوسرے
کمرے میں چلے گئے۔ معاً بعد ہی واپس آئے تو اُن کے
ہاتھ میں ایک ٹیپ ریکارڈ تھا۔ وہ ٹیپ ریکارڈ لیکر
میرے پاس بیٹھ گئے اور مائیک میرے مُنہ کے سامنے
کر کے کہا کہ اب آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہیں۔ مَیں نے
انگریزی زبان میں ہی بچہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہارے
دل کے اندر جو آگ سُلگ رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کو
ضائع نہیں کرے گا اور مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر تمہارے
والدین کو حق کی پہچان کی توفیق ملے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی
تقدیریں ہیں اور اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنی
تقدیروں کو جاری فرماتا ہے۔ کبھی تو والدین کو حق کی پہچان
کی پہلے سعادت نصیب ہوتی ہے اور اولاد کو بعد میں۔
اور کبھی اولاد سابقون میں شامل ہوتی ہے اور والدین
ان کے پیچھے آتے ہیں۔ اس لئے گھبراؤ نہیں تم بھی دُعا

کرو اور میں بھی دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اُن کے مکان سے رخصت ہو کر ہم لوگ مسجد گئے جہاں جماعت کی طرف سے استقبالیہ تھا۔ وہاں میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ اس نوجوان کے والد بھی اجتماع میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ استقبالیہ کے بعد جماعت کے بعض دوستوں نے ذکر کیا کہ ہمیں ان کو دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی ہے کیونکہ یہ تو جماعت کے کسی فرد کے قریب جانا بھی بُرا سمجھتے ہیں یہ یہاں کیسے آ گئے۔ جماعت نے اس موقع پر جو ایڈریس دیا اس میں اپنی محبت اور اخوت کا اظہار تھا میں نے اپنے جواب میں بھی اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کیا۔ بعد میں یہ صاحب ہمارے ایک احمدی دوست کو کہنے لگے کہ میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ ایک شخص جس کا ہم سے نہ نسلی تعلق ہے نہ تمدنی، نہ زبان ہماری ایک ہے لیکن یہاں کے لوگوں کا اُس سے اور اُس کا یہاں کے لوگوں سے اس قدر پیار اور محبت کا سلوک ہے۔ اِس واقعہ کے اظہار سے میرا یہ مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے جو ہم پر ہیں یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے کہ غیروں میں سگے بھائی بہنوں میں بھی شاید ایسی اخوت نہ نظر آتی ہو جو احمدیت کی سلک میں منسلک ہو کر ہم میں ہے۔ سو اس کی قدر کرنی چاہیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو ہمیشہ جماعت کو سامنے رکھنا چاہیئے جو حضورؑ نے اِس بارہ میں فرمائے ہیں۔

بعد میں ہمارے اس نوجوان نے مجھے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد میری والدہ کہنے لگیں کہ اُن سے ملنے کے بعد میں تو احمدیت کی طرف مائل ہو چکی ہوں تمہارے والد کا انتظار ہے تاہم اکٹھے ہی جماعت میں شامل ہوں۔

بیرونی ممالک کے احمدیوں کی مالی قربانیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے بیرونی ملکوں کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے لئے اور احمدیت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ جانی بھی اور مالی بھی، اپنے اوقات کی بھی اور اپنی استعدادوں کی بھی۔ مالی قربانیوں کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ گو اس وقت انڈونیشیا کی اقتصادی حالت کچھ اچھی نہیں اور اس کا اثر تقریباً ہر شعبہ پر ہے لیکن جلسہ کے آخری دن میں نے جماعت میں تحریک کی کہ چند دن میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرمائیں گے آپ لوگ سابقون میں شامل ہوں اور اعلان سے قبل ہی حضور کی خدمت میں اپنے وعدے بھجوانے شروع کر دیں اِس طرح غیر ممالک میں سے سب سے آگے آنے کا آپ کو موقع مل جائے گا۔ نیز میں نے کہا کہ باوجود مالی مشکلات کے اپنے وعدوں میں بڑھ چڑھ کر اضافہ کریں کیونکہ نیکی کا اعلیٰ مقام یہی ہے کہ انسان تکلیف اور تنگی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ الآیت:۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ
الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے
والی بخشش اور اس جنّت کی طرف
تیزی سے بڑھو جس کی قیمت آسمان
اور زمین ہیں اور جو اُن متقیوں
کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی
میں بھی اور تنگدستی میں بھی خدا کی راہ
میں خرچ کرتے ہیں اور غصّہ کو دبانے
والے اور لوگوں کو معاف کرنے
والے ہیں اور اللہ محسنوں سے
محبّت کرتا ہے۔

چنانچہ اس تحریک کے بعد صرف جاکوتہ شہر کی ہی جماعت کے وعدوں میں گزشتہ سال کی نسبت ایک سَو اٹھائیس فیصد کی زیادتی ہے۔ یعنی گزشتہ سال کی نسبت انہوں نے دوچند سے بھی زائد کے وعدے پیش کئے ہیں۔ ایک دوست جن کا وعدہ گزشتہ سال ۵ ہزار روپیہ کا تھا امسال انہوں نے اپنا وعدہ ۶۰ ہزار کا کر دیا۔ اسی طرح تقریباً سب دوستوں نے ہی اضافہ کیا ہے۔

کوالالمپور میں ہمارے ایک مخلص احمدی دوست محمد یوسف صاحب ہیں، ۱۹۶۳ء میں جب میں پہلی مرتبہ ان علاقوں کے دورہ پر گیا تھا تو اُس وقت انہوں نے مجھ سے اپنے مکان پر جو ابھی بنیادوں تک ہی تعمیر ہوا تھا دُعا کی خواہش کی اور میں نے دوستوں کے ساتھ مل کر وہاں دُعا بھی کی تھی۔ مَیں نے دُعا کے بعد اُن کو تحریک کی کہ گو مجھے یہ علم ہے کہ آپ کا اپنا ذاتی کوئی مکان نہیں اور آپ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے یہ بنا رہے ہیں لیکن اگر آپ یہ مکان سلسلہ کے لئے وقف کر دیں کیونکہ یہاں ابھی تک جماعت کا اپنا کوئی مشن ہاؤس نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بہت برکت ڈالے گا۔ ۱۹۶۶ء میں انہوں نے یہ مکان سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور مزید ایک بھاری رقم اس پر خرچ کر کے مسجد اور مشن ہاؤس میں تبدیل کر دیا جو اب ایک وسیع مسجد اور مشن ہاؤس کی شکل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی اس قربانی کو ایسا نوازا ہے کہ اب وہ کئی مکانوں کے مالک ہیں اور تجارت میں بے حد ترقی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا کبھی اِس دُنیا میں بھی اموال میں ترقی دیکر دُہرا اجر عطا فرما دیتا ہے اور آخرت کا اجر تو بہرحال ایک مستقل اور دائمی نعمت ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

مَیں نے یہ واقعات محض اِس غرض سے بیان کئے ہیں کہ تا پاکستانی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ

ہو کہ وہ اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ مرکز میں رہنے والوں پر (اور یہاں مرکز سے مراد پاکستانی جماعتیں ہیں کیونکہ اس وقت جماعت کا مرکز پاکستان میں ہے) دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ نے جس رنگ میں براہِ راست تربیت پائی ہے اس سے غیر ممالک کی جماعتیں محروم ہیں۔ لیکن باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاسِ قدسیہ کی تاثیرات نے ان دُور دراز مُلکوں میں رہنے والے احمدیوں کی زندگیوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ اور اس کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جن کو ان جماعتوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہو۔

ہماری اہم ذمہ داریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے کام پھیل رہے ہیں اور پھیلتے جائینگے۔ کام پھیلانے سے ہم رُک نہیں سکتے۔ اگر ایک ملک کی جماعت اس بوجھ کو اور اپنی ذمہ داری کو نہیں اٹھائے گی تو اللہ تعالیٰ اور قوموں سے ایسے لوگ کھڑا کر دے گا جو یہ بوجھ اُٹھالیں گے۔ پس خدا کا کام تو نہیں رُکے گا، یہ تو بڑھے گا اور پھیلتا جائے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے متعدد بار مرکزی جماعتوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر آپ لوگ قربانی کے اس معیار پر پُورا نہیں اُتریں گے جو اللہ تعالیٰ آپ سے چاہتا ہے تو یہ بارِ امانت کسی اور قوم کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اسلام کسی اجارہ داری کا قائل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی باریک در باریک حکمتوں کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس برِّ صغیر میں مبعوث فرمایا لیکن آپؑ کی بعثت اور آپؑ کا پیغام تمام دُنیا کے لئے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں
تک پھیلاؤں گا"

سو اِس الٰہی فیصلہ کے مطابق تمام دنیا کی قومیں اِس بابرکت وجود سے برکت پائیں گی۔ اب فتوحات کے دن قریب سے قریب تر چلے آ رہے ہیں اور وہ دن دُور نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق

وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝

کا نظارہ دُنیا کو دکھائے گا۔ مگر اسلام کی اس فتحِ عظیم کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہمیں وہی قربانیاں پیش کرنا ہوں گی جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ اپنی تصنیف فتحِ اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی
اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے
وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب
اپنے پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا
جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی
ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے
چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ

محنت اور جانفشانی سے ہمارے
جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے
آراموں کو اس کے ظہور کے لئے
نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کیلئے
ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام
کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ
مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی
راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر
اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی
اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔"

پھر کس پیار اور محبت بھرے الفاظ میں آپؑ
اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور تم اے میرے عزیزو! میرے
پیارو! میرے درختِ وجود کی
سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت
سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ
بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی،
اپنا آرام، اپنا مال اِس راہ میں فدا
کر رہے ہو اگرچہ مَیں جانتا ہوں
کہ مَیں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا
اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک
تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں
کرو گے لیکن مَیں اِس خدمت کیلئے
معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر
کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری
خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے
بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔"

(فتح اسلام)

آخر میں مَیں آپ کی خدمت میں آپ کے
اُن بھائیوں کی طرف سے جو دُور دراز ممالک میں
بستے ہیں سلام اور دُعا کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔
آپ بھی ہمیشہ اپنی دُعاؤں میں اپنے اُن بھائیوں
کو یاد رکھا کریں کہ وہ بھی آپ کو اپنی دُعاؤں
میں یاد رکھتے ہیں ✤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واجب الادا

اگر آپ کے پرچہ کے ریپر پہ واجب الادا
کی مُہر لگی ہوئی ہے تو آپ کا چندہ ختم
ہو چکا ہے۔ مہربانی فرما کر تجدید فرمائیں۔
ورنہ ایک دو ماہ تک انتظار کر کے آپ کا
پرچہ بند کر دیا جائے گا۔

واجب الادا کی مُہر ہی کو یاد دہانی
تصوّر فرمائیں ✤ (مینجنگ ایڈیٹر)

اشارے

کوئی لبِ بام شام ہی سے جو آج گیسو سنوارتا ہے
ہم ایسے اہلِ خلوصِ قلب و نظر کو مقتل پکارتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفا شعارانِ قوم کی موت میں ہے مضمر حیاتِ تازہ
گلوں کی رگ سے ٹپکنے والا لہو چمن کو نکھارتا ہے

ہماری آواز دب سکے گی نہ رُک سکے گا قدم ہمارا
جنوں ہر اک مرحلے سے ہم کو بخیر و خوبی گزارتا ہے

یہ ایلی ایلی لما سبقتانی کی صدائیں کہاں سے اُٹھیں
یہ کون دار و رسن کی بازی کو آخری وقت ہارتا ہے

جو دل کی مانیں تو بیٹھ جائیں کسی ہی منزل پہ تھک کے لیکن
تمہارا نقشِ قدم سفر کے لئے مسلسل اُبھارتا ہے

فلک پہ ماہ و نجوم چمکے زمیں پہ مہکے ہیں لالہ و گل
کوئی تو زخمِ دل و جگر سے ہماری دُنیا سنوارتا ہے

کسی کی قسمت سکونِ ساحل کسی کی تقدیر موجِ طوفاں
کسی کی کشتی ڈبو رہا ہے کسی کو وہ پار اُتارتا ہے

فضا کو چُپ سی لگی ہوئی ہے ہر ایک شے دم بخود ہے گویا
نسیمؔ شاید حسین اشاروں سے کوئی تم کو پکارتا ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت تک ۲ فیصد خاص رعایت

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں تریاق سلیمانی ایک مدت سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ہمیشہ اسکی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ یہ میرے نزدیک امراضِ معدہ کے لئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے۔"

● قیمت فی شیشی:- ایک روپیہ - دو روپے - پلاسٹک بوتل چھ روپے ★ ★ ★

زد جام عشق - طاقت کے لئے مشہور و معروف دوا۔ (رعایتی قیمت)	۱۸ — ۰۰
حب مقوی اعصاب - فالج، لقوہ، اعصابی دردوں اور وجع المفاصل کیلئے مفید ہے۔	۴ — ۰۰
وگرو مین ٹانک - مولد خون، مقوی اعصاب اور مقوی معدہ ہے۔	۵ — ۰۰
وگرو جن ٹانک - امراضِ سینہ اور سردیوں کے لئے خوش ذائقہ ٹانک۔ فی بوتل ۵۰ — ۵ - فی پونڈ	۷ — ۵۰
معجون فلاسفہ - حکیم سید آل احمد صاحب ترکستانی مرحوم کے مطب کا خاص نسخہ جو آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے لئے تیار کیا کرتے تھے۔ مقوی اعضائے رئیسہ مقوی باہ، مقوی اعصاب اور کثرتِ پیشاب کے لئے اکسیر ہے۔ فی پاؤ	۵ — ۰۰
سرمہ حمید - کُکرے، آشوبِ چشم، ابتدائے موتیا اور جملہ امراضِ چشم کیلئے بے حد مفید ہے۔	۰ — ۷۵
تریاقِ بواسیر - خونی و بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے۔	۵ — ۰۰
کونفیکس - نزلہ، زکام، کھانسی اور انفلوائنزا کے لئے خوش ذائقہ شربت۔	۱ — ۵۰
فریگرنٹ انٹی پمپل کریم - چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کے لئے بے حد مفید کریم ہے۔	۳ — ۰۰
نور لوشن - چہرہ کی خشکی، کیل اور چھائیاں دُور کر کے رنگت کو نکھارتا ہے۔	۲ — ۰۰
قرص صندلین - مصفی خون - مولد خون، رنگت کو نکھارتی اور امراضِ نسواں میں مفید ہے	۲ — ۰۰
شانتی - صحت اور حسن کو قائم رکھتی ہے اور بفضل تعالیٰ اٹھرا کا شافی علاج ہے۔ (رعایتی قیمت)	۷ — ۵۰
منسوم کارڈیل - امراضِ نسواں کا مکمل شافی علاج ہے۔ فی بوتل ۶ — ۰۰ - فی پونڈ پلاسٹک بوتل	۸ — ۰۰
کارمون - بدہضمی، دردِ شکم اور جملہ امراضِ شکم کے لئے خوش ذائقہ ٹکیاں۔	۲ — ۰۰
اکسیر جگر - ضعفِ جگر، کمی خون اور سر میں چکر آنے کے لئے مفید۔	۲ — ۰۰

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ یونانی پریکٹیشنر **المنار دواخانہ** بالمقابل الکیمسٹ گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

بواسیر اور دمہ کے علاوہ

مندرجہ ذیل آٹھ امراض کیلئے بھی چار خوراکی اکسیریں تیار کی گئی ہیں

نزلہ (حلق سے اخراج) زکام، درد شکم، نکسیر، ناسور، تبخیر معدہ، سر درد اور جوڑوں اور اعصاب کا درد۔

دعویٰ کسی بھی اکسیر کے چار خوراکی کورس سے متعلقہ مرض بالکل ختم ہو جاتی ہے (قیمت فی کورس ۱۰/-)

ثبوت کسی بھی مرض کے لئے اکسیر کی ایک آزمائشی خوراک مفت پیش خدمت ہے۔

● کیو ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار ربوہ

ھُوَالشَّافِی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَالنَّاصِر

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ۔ ضیق النفس۔ اور بلغمی کھانسی کی بیماری سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے!

کیونکہ

اس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے جس سے بفضل خدا ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہر معالج امراضِ دمہ بلغمی کھانسی وغیرہ خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرتمیر والے)

غلام محمد آباد۔ شاہی چوک محلہ دار الفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۵۰ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاضمون رجسٹرڈ چورن

تبخیر معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا

سُرمہ مسیحائی

امراضِ چشم کے لئے بہترین سُرمہ

تیار کردہ۔ حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ طبیب

نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ۔ ربوہ

معیاری فوٹوگرافی بذریعہ بجلی

اور

دستی فوٹو تیار کرانے کیلئے ربوہ کے مشہور فوٹوگرافر

تنویر فوٹو سٹوڈیو

بالمقابل ایوانِ محمود کمیٹی مارکیٹ ربوہ

کو

بہتر خدمت کا موقع دیں

ڈویلپنگ ★ پرنٹنگ ★ انلارجنگ ★ کلرنگ
★ پورٹریٹ ★ البم ★ سٹیل فریم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد کورٹ سٹارٹ

ڈیزل انجن

احمد سنٹریفیوگل پمپ

مضبوط۔ دیرپا۔ کم خرچ۔ گارنٹی شدہ

تیار کردہ

نورسنز مکینیکل انجینئرز ڈسکہ

ضلع سیالکوٹ

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ:۔ چھ روپے

مینجر الفرقان ربوہ

الفضل روزنامہ ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

نورِ فطرت

نسیم سیفی کی دینی اور قومی

نظموں کا مجموعہ

قیمت صرف ایک روپیہ

مع محصول ڈاک

سیفی برادرز ربوہ ضلع جھنگ